السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقتدی کو نماز میں کیا کرنا چاہیے۔ کیا وہ امام کے ساتھ ساتھ پڑھتا جائے یا اسے امام کی قراءت سننی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز خواہ سری ہو یا جہری مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ کو ہر حال میں پڑھنا ضروری ہے۔ نماز جہری ہو تو فاتحہ کے علاوہ امام کی باقی قراءت کو سننا چاہیے سورہ فاتحہ کے علاوہ اس حال میں کچھ اور پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو اپنے پیچھے پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا:

((لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب فانه لا صلوة لمن لم یقرابها))

(مسند احمد 'سنن ابی داؤد 'ابن حبان، اس کی سند حسن ہے)

''سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

مقتدی تنہا نماز پڑھنے والے سے مختلف فیہ ہے کیونکہ امام جب (سمع اللہ لمن حمدہ) کہتا ہے تو مقتدی ((ربنا ولک الحمد)) کہتا ہے کہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إنما جعل الإمام لیؤتم به فلا تختلفوا علیه، فإذا رکع فارکعوا، وإذا قال سمع اللہ لمن حمدہ. فقولوا ربنا لک الحمد. وإذا سجد فاسجدوا، وإذا صلی جالسا فصلوا جلوسا أجمعون، (صحیح بخاری حدیث نمبر 722)

''امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، اس لیے تم اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔''

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص382

محدث فتویٰ